احکام شرعیہ پر جہل (ناواقفیت) کا اثر

اٹھائیسواں فقہی سمینار منعقدہ: ۸ تا ۱۰ ربیع الاول ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۷ تا ۱۹ نومبر ۲۰۱۸ء، جامعہ اسلامیہ دارالعلوم محمدیہ، راجستھان

ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ احکام شرع سے پورے طور پر واقف ہونے کی کوشش کرے اور علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ عام مسلمانوں کو احکام شریعت سے واقف کرائیں؛ تاہم جن اعذار کی بنا پر انسان سے احکام شرعیہ ساقط ہوجاتے ہیں یا ان کی وجہ سے احکام میں کچھ تخفیف یا تبدیلی ہوجاتی ہے، ان میں سے ایک جہالت بھی ہے، جس کی اصولی طور پر درج ذیل صورتیں بنتی ہیں:

۱- فروعی احکام میں بعض شرطوں کے ساتھ جہالت کو عذر تسلیم کیا گیا ہے۔

۲- تکفیر کا مسئلہ نہایت نازک اور اہم ہے، کسی فرد یا گروہ پر کفر کا حکم لگانے میں بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے۔

۳- امور اعتقادیہ میں سے جن امور کا احکامِ اسلام میں ہونا عام طور پر معروف و مشہور نہیں ہے، اگر جہالت کی بنا پر کوئی ان میں مبتلا ہوجائے تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی؛ بلکہ اس کو واقف کرانے کی کوشش کی جائے گی۔

۴- قطعیات دین سے مراد وہ امور ہیں جن کا ثبوت کتاب اللہ یا سنت متواترہ یا اجماع سے ہو۔

۵- قطعیات دین کے دائرہ میں آنے والے احکام دو قسم کے ہیں: ایک وہ جو اس درجہ معروف و مشہور ہوں کہ عام طور پر مسلمان ان سے واقف ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نبوت، تو یہ ضروریات دین ہیں، اور ضروریات دین میں جہل عذر نہیں ہے اور نہ ان میں کسی قسم کی تاویل کا اعتبار ہوگا۔

۶- دوسرا حصہ ان احکام کا ہے جو اس درجہ مشہور نہیں ہیں، ان میں عام آدمی کا جہل عذر ہے، ایسے امور میں حکم شرعی سے واقف کرانے اور غلط فہمی دور کرنے کے باوجود اگر وہ انکار پر قائم رہے تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔

۷- جن علاقوں اور مقامات میں احکام شرعیہ سے واقفیت کے امکانات اور مواقع نہ ہوں، وہاں کے مسلمانوں کو احکام شرع سے ناواقفیت میں معذور سمجھا جائے گا۔

۸- جہل یا خطا کی وجہ سے ''مس بالشہوۃ'' ہوجائے تو حرمت مصاہرت کے عدم ثبوت کے سلسلہ میں دیگر ائمہ کے مسلک پر عمل کی گنجائش ہے۔

☆☆☆